بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD NO L-5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۱۳

یوم یکشنبہ

یکم ذی قعدہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۳ر

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۰ ہجرت ۱۳۳۸ھش | ۱۰ مئی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۰۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت ناساز ہی ہے"

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

"معاہدہ بغداد ممبر ملکوں کے لئے ایک ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے"

"اس کے باعث ۱۲½ کروڑ مسلمان اقتصادی۔ سیاسی اور سماجی میدانوں میں ترقی کر رہے ہیں" (شہنشاہ ایران)

لنڈن ۹ مئی۔ شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی نے جو آجکل شاہی مہمان کی حیثیت سے برطانیہ کے سرکاری دورے پر آئے ہوئے ہیں کہا ہے کہ معاہدہ بغداد ایک ڈھال کے مانند ہے جس کی مدد سے ایران۔ ترکی اور پاکستان کے ۱۲ کروڑ ۵۰ لاکھ مسلمان اقتصادی۔ سیاسی اور سماجی میدانوں میں ترقی کر رہے ہیں۔ شہنشاہ ایران فارن پریس ایسوسی ایشن کی طرف سے دی گئی دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا یہ معاہدہ مساوی بنیادوں پر مشرق اور مغرب کے درمیان باہمی میل جول اور تعاون و اتحاد کا مظہر ہے۔ آپ نے ایران کے خلاف بعض طاقتوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کی تردید کرتے ہوئے کہا ایران کسی بیرونی طاقت کو بھی فوجی اڈے بنانے کی اجازت نہیں دے گا۔ ایران نے گزشتہ چند سالوں میں جو ترقی کی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا آج ایران کسی کا بھی مقروض نہیں ہے۔ اور بالکل آزاد ہے۔ نیز بتایا کہ اب ایران میں جاگیرکی زمینیں ختم کر دی گئی ہیں جس کی وجہ سے وہاں ایک ترقی یافتہ درمیانہ طبقہ ابھر آیا ہے۔

شیخ عبداللہ کے خلاف جعلی مقدمہ میں اقوام متحدہ سے مداخلت کا مطالبہ

حفاظتی کونسل کے صدر کے نام پاکستان کے مستقل مندوب آغا شاہی کا خط

نیویارک ۹ مئی۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب جناب آغا شاہی نے حفاظتی کونسل کے نام ایک خط میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ شیخ عبداللہ کے خلاف جعلی مقدمہ کی کارروائی روکنے کے لئے مداخلت کرے۔ آغا شاہی نے اپنے خط میں تنبیہ کیا ہے۔ کہ یہ مقدمہ مہذب ملکوں کے قانون کے ساتھ ایک مذاق ہے اور بھارت اس پر اصرار کر کے ایک ایسی پالیسی اختیار کر رہا ہے جو نہ صرف اس کے اپنے مفادات بلکہ کشمیر اور پاکستان کے مفادات کے لئے بھی تباہ کن ثابت ہوگی۔ دریں اثناء اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ نے جموں میں سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں کل استغاثہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا "ہم دنیا پر یہ ثابت کریں گے کہ آپ لوگ سازشی ہیں۔ آپ نے ہمارے خلاف سازش کی ہے۔ اور اس سازش کی ابتداء ۱۹۴۷ء میں ہوئی تھی۔ شیخ صاحب نے اپنے خلاف مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت کی آئینی حیثیت پر بھی اعتراض کیا اور کہا کہ مقبوضہ کشمیر کی موجودہ عدالتیں ایک غیر آئینی حکومت کی پیداوار ہیں۔ اور مجھے ان سے انصاف کی توقع نہیں۔

روسی لیڈروں سے سوئیکارنو کی بات چیت

ماسکو ۹ مئی۔ انڈونیشی صدر احمد سوئیکارنو نے کل جو دورے پر یہاں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف اور دوسرے روسی لیڈروں سے بات چیت شروع کر دی۔

سر سیموئل ہور وفات پا گئے

لنڈن ۹ مئی۔ لارڈ ٹمپل ووڈ (سابق سر سیموئل ہور) کل یہاں ۷۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ وہ گزشتہ پچاس سال سے سیاست میں حصہ لے رہے تھے۔ وہ وزیر فضائیہ۔ وزیر خارجہ۔ وزیر ہند۔ وزیر داخلہ اور فرسٹ لارڈ آف دی ایڈمیرلٹی کے ممتاز عہدوں پر فائز رہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران انہوں نے سپین میں چار سال تک برطانوی سفیر کے طور پر بھی کام کیا۔

سلطان جوہور کا انتقال

کوالالمپور (ملایا) ۹ مئی۔ جوہور کے پچاسی سالہ سلطان سر ابراہیم ابوبکر کل رات لنڈن میں انتقال کر گئے۔ آپ پر دو ماہ پیشتر انفلوئنزا کا حملہ ہوا۔ جو جان لیوا ثابت ہوا۔ ریاست جوہور کی آبادی ۱۰ لاکھ ہے۔ اور یہ جنوبی ملایا میں واقع ہے۔ سلطان جوہور کا شمار دنیا کے چند متمول ترین افراد میں ہوتا تھا۔

بھارت نے ۱۴ بحری جہاز خریدے

نئی دہلی ۹ مئی۔ بھارت کے نائب وزیر دفاع رگھو رام امایا نے لوک سبھا میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا کہ بھارتی وزارت دفاع نے ۱۹۵۶ء سے ۱۹۵۸ء تک کے عرصہ میں بھارتی بحریہ کے لئے ۱۴ جہاز خریدے۔ آپ نے بتایا۔ کہ گزشتہ سال بھارت کی وزارت دفاع نے تین تباہ کن جہاز ایک طیارہ بردار جہاز ایک اینٹی سب میرین فریگیٹ اور ایک اینٹی ایر کرافٹ فریگیٹ جہاز خریدا۔ اس کے علاوہ ۱۹۵۶ء میں سرنگیں صاف کرنے کے چار جہاز ایک ہلکا کروزر اور ایک ہاربر ڈریجر خریدا گیا۔

حیدر آباد میں ہر سال ۵ ہزار اشخاص تپ دق سے ہلاک ہوتے ہیں

حیدر آباد ۹ مئی۔ تپ دق کے مریضوں کی ویلفیئر ایسوسی ایشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ صرف حیدر آباد شہر میں ہی تپ دق کی وجہ سے ہر سال ۵ ہزار اشخاص ہلاک ہوتے ہیں۔ اس وقت شہر میں قریباً ۴۰ ہزار افراد اس مرض میں مبتلا ہیں۔

مجالی کی طرف سے پالیسی کی وضاحت

۹ مئی۔ مسٹر مجالی وزیر اعظم اردن نے کل ایک نشری تقریر میں کہا کہ میری حکومت کی بنیادی پالیسی یہ ہے کہ ملک کو کمیونزم اور صیہونیت کے حملوں سے محفوظ رکھا جائے۔ اس پالیسی پر عملدرآمد کے لئے ضروری ہے۔ کہ ملک کا دفاع مضبوط کیا جائے اور ملک کی اقتصادی حالت بہتر بنائی جائے تاکہ اردن کے عوام اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ آپ نے کہا کہ میرا ملک ہر ایسے ملک سے تعاون کرے گا۔ جس کا مقصد کمیونزم اور صیہونیت کے حملوں کا سدباب کرنا ہو۔ مسٹر مجالی نے کابینہ کے اجلاس کی صدارت کی۔

نہری تنازعہ حل ہونے کی توقع

لنڈن ۹ مئی۔ عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک نے لنڈن کے اخبار "فنانشل ٹائمز" سے انٹرویو کے دوران کہا ہے کہ نہری پانی کے تنازعہ پر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سمجھوتہ ہو جانے کی پہلے سے زیادہ امید ہو گئی ہے۔ مسٹر یوجین بلیک نے اس اخبار کے ایڈیٹر کو بتایا تنازعہ سلجھانے کے لئے میرے ذہن میں کچھ تجاویز ہیں۔ جن کی مدد سے دونوں حکومتیں آبپاشی کے ایک منصوبہ پر متفق ہو کر اسے کامیاب بنا سکیں گی لیکن متعلقہ حکومتوں کو ابھی یہ منصوبہ نہیں بتایا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ عالمی بنک نہری تنازعہ سلجھانے کے لئے گزشتہ آٹھ سال سے کوشش کر رہا ہے۔ اب مسٹر یوجین بلیک مفاہمت کے سلسلہ میں پہلے سے زیادہ پُرامید نظر آتے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

جمعہ اور مجلس شوریٰ کے اجتماع کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرو

مجلس شوریٰ میں نمائندگی ایک بہت بڑا اعزاز ہے اس میں شمولیت خاص اہمیت رکھتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کراچی جانے سے پہلے

تو میں خود سیڑھیوں سے اُتر کر نماز کے لئے آجاتا تھا۔ لیکن سفر میں جو موٹر کا حادثہ پیش آیا۔ تو اس کے نتیجہ میں وجع المفاصل کی ایسی تکلیف شروع ہوئی۔ جس کی وجہ سے میں ابھی چل پھر نہیں سکتا۔ مگر پھر بھی میں کرسی پر بیٹھ کر آگیا ہوں۔ اور آج چونکہ شوریٰ ہے اس لئے نماز جمع ہوگی۔ کوشش کروں گا کہ جتنی دیر بیٹھا جا سکے وہاں بیٹھوں گو جسم کا ضعف ہے۔ اس کی وجہ سے میرے لئے زیادہ دیر بیٹھنا مشکل ہے۔ وجع المفاصل کے سلسلہ میں جو دوائیاں کھائی جاتی ہیں۔ مثلاً اے۔ پی۔ سی وغیرہ وہ چونکہ ضعف پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ اس لئے مجھ سے زیادہ دیر تک بیٹھا نہیں جا سکتا۔

جمعہ کے لئے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب اس کی اذان سنو تو اپنے تمام کاموں کو بند کرتے ہوئے ذکر الٰہی کے لئے مسجد کی طرف چل پڑو۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جمعہ کی اسلام میں کتنی بڑی اہمیت ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ میں تمام محلہ یا گاؤں کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ مگر ہماری شوریٰ تو ایسی ہے۔ جس میں سارے ملک کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں اور بھی زیادہ ذکر الٰہی کی ضرورت ہے۔ ہم نے ان دنوں سارے سال کے لئے پروگرام بنانا ہوتا ہے۔ اور یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ کہ آئندہ سال ہم نے کس طرح اسلام کی خدمت کرنی ہے۔ اور غیر ممالک میں کس طرح ذکر الٰہی بلند کرنے کے لئے مساجد تعمیر کرنی ہیں۔ اور کس طرح اسلام کے دوسرے اداروں کو ترقی دینی ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ

جمعہ اور شوریٰ کے اجتماع کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دعاؤں پر زور دیں۔ جمعہ کے موقعہ پر بھی اور جمعہ کے بعد بھی۔ شوریٰ کے موقعہ پر بھی اور شوریٰ کے بعد بھی۔

پچھلے سال بعض دوستوں سے غلطی سرزد ہوئی تھی۔ اور وہ شوریٰ سے بغیر اجازت حاصل کئے اِدھر اُدھر چلے گئے تھے۔ امید ہے کہ اس سال ان سے یہ غلطی نہیں ہوگی۔ پچھلے سال مجھے رائے لیتے وقت معلوم ہوا کہ جتنے نمائندوں کو دفتر کی طرف سے ٹکٹ جاری ہوئے تھے۔ اجتماع میں اس تعداد سے

چھ نمائندے کم تھے

حالانکہ پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ بلکہ قادیان میں جب سے میں نے شوریٰ شروع کی ہے کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا۔ کہ شوریٰ شروع ہونے سے قبل جتنے نمائندوں کو ٹکٹ جاری کئے جاتے تھے رائے لیتے وقت تعداد اس سے بڑھ جاتی تھی۔ اور اس کی وجہ یہ ہوتی تھی۔ کہ کچھ لوگ بعد میں آکر ٹکٹ لے لیتے تھے۔ مگر پچھلے سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا۔ اور مختلف عذرات کی وجہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ جب رائے شماری کی گئی۔ تو جتنے لوگوں کو ٹکٹ جاری کیا گیا تھا۔ چھ نمائندے ان سے کم نکلے۔ دوستوں کو آئندہ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے۔

مجلس شوریٰ میں شمولیت تو ایسی چیز ہے

کہ دوست اس پر جتنا بھی فخر کر سکیں کم ہے۔ ہم تو دیکھتے ہیں۔ کہ دنیوی پارلیمنٹوں کے ممبر بھی اجلاس میں سے باہر نہیں جا سکتے۔ چنانچہ انگلستان کی پارلیمنٹ کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر کوئی ممبر کسی ضروری کام کی وجہ سے اجلاس سے باہر جانا چاہے۔ تو وہ اس وقت تک باہر نہیں جا سکتا۔ جب تک کہ وہ حزب مخالف کا ایک آدمی بھی اپنے ساتھ نہ لے جائے۔ ہمارے ہاں تو چونکہ کوئی فریق مخالف ہوتا ہی نہیں۔ اس لئے اس قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا کوئی ممبر اجلاس سے باہر جا ہی نہیں سکتا۔ بہرحال جب دنیا کی انجمنوں میں اتنی سختی کی جاتی ہے۔ تو جو انجمنیں دین کی خدمت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ ان میں تو بہت زیادہ قواعد کا احترام ہونا چاہیئے۔ اور ان میں شمولیت کو بہت زیادہ اہم سمجھنا چاہیئے۔ درحقیقت اس

شوریٰ کی ممبری

دنیا کی کئی بادشاہتوں سے بھی بڑی ہے اور جس کو شوریٰ کی ممبری نصیب ہو جاتی ہے وہ دنیا کے کئی بادشاہوں سے بھی زیادہ عزت حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ شوریٰ کے ممبروں کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ آئندہ خلیفہ کا انتخاب کریں۔ گو اس کی نمائندگی کے قواعد مختلف ہیں۔ دیکھ لو حضرت مسیح ناصری اگرچہ مسیح محمدی سے چھوٹے تھے۔ مگر عیسائیوں میں

پوپ کا اتنا احترام پایا جاتا ہے

کہ نپولین جیسا بادشاہ جس نے دنیا کا ایک بڑا حصہ فتح کر لیا تھا اور جس نے روس جیسے ملک کے اکثر حصہ کو بھی فتح کر لیا تھا۔ جس سے بعد میں شکست کھا گیا۔ ایک دفعہ اس کو لوگوں نے مشورہ دیا۔ کہ پوپ کو بلوائے۔ جب پوپ آیا تو قاعدہ کے لحاظ سے چاہیئے تھا کہ پوپ بادشاہ سے مقدم ہوتا مگر نپولین کو اپنی عزت بڑھانے کا بڑا خیال رہتا تھا۔ اس نے ہدایت دے دی۔ کہ موٹر عین درمیان میں کھڑا کر دیا۔ جب موٹر آیا۔ تو نپولین نے چاہا۔ کہ اس میں پہلے بیٹھ جائے۔ لیکن پوپ نے بھی ہوشیاری کی۔ اور وہ دوڑ کر دوسری طرف چلا گیا اور جب نپولین نے بیٹھنے کے لئے دروازہ کھولا۔ تو دوسری طرف سے پوپ اس میں داخل ہو رہا تھا۔ اس طرح نپولین پوپ سے پہلے تو نہ بیٹھ سکا۔ مگر اس نے اسی کو غنیمت سمجھا۔ کہ وہ کم از کم پوپ کے برابر تو رہا ہے۔ غرض شوریٰ کی ممبری بادشاہوں سے ہی نہیں۔ بلکہ شہنشاہوں کی عزت اور مرتبہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس لئے دوستوں کو

یہ فخر ضائع نہیں کرنا چاہیئے

اور چاہیئے جان چلی جائے۔ انہیں اجلاس میں حاضر ہونے اور اس سے فائدہ حاصل کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اس عظیم الشان نعمت سے جو اس نے ۱۳۰۰ سال کے بعد دوبارہ مسلمانوں کو عطا فرمائی ہے۔ زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا زیادہ سے زیادہ شکریہ ادا کریں۔ تاکہ وہ دنیا میں بھی عزت حاصل کریں۔ اور آخرت میں بھی انہیں عزت حاصل ہو*

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۱۰ مئی صبح ۷ بجے شروع ہوگا۔ جو احباب اپنے بچوں کے لئے تبلیغی و دینی لائن پسند کرتے ہیں۔ اس تاریخ کو انٹرویو کے لئے اپنے بچوں کو بھجوا دیں۔ انٹرویو سے قبل فارم داخلہ پُر کرنا ضروری ہے۔ جو دفتر سے مل سکتا ہے۔ کم سے کم تعلیم پرائمری ضروری ہے۔

نوٹ:۔ جن طلباء نے امسال میٹرک ایف اے یا بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ ان کا داخلہ نتیجہ نکلنے کے بعد بھی ہو سکے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(قسط نمبر ۱۲)

مرجھائی قوم کے دلوں میں ایمان پیدا کر دینا اور اسے راسخ کر دینا یہی حقیقی احیائے موتی ہے۔ آدم سے لے کر ہر نبی مردے زندہ کرتا آیا ہے۔ لیکن ناسمجھی سے بعض لوگ اس احیاء کو جسمانی مردوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ روحانی مردوں کو زندگی بخشنا بہت بڑا اعجاز ہے یہ اعجاز اپنی کامل شان کے ساتھ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا کہ ایک جاہل، اُمی اخلاق اور روحانیت کے لباس سے کامل طور پر برہنہ قوم کو ایسا زندہ کیا۔ کہ وہ دنیا کے روحانی ہادی اور رہنما ہو گئے اور وہ تعداد تھوڑی نہ تھی۔ لاکھوں مردے یک دم زندہ ہو گئے۔ حضور اپنی کتاب برکات الدعا میں فرماتے ہیں:۔

"جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ اولیاء کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھاتے رہے ہیں۔ اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے۔ اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائبات دکھلائیں کہ جو اس اُمی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی ہیں اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔"

آج حضور کی کامل اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں پر خدا تعالیٰ نے یہ معجزہ پھر دہرایا۔ اس وقت دنیا خطرناک لادینیت میں مبتلا تھی۔ خدا کی ہستی پر ہزاروں شکوک پیدا ہو چکے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود ہزاروں اعتراضات کا نشانہ بن رہا تھا۔ قرآن پر خدا کی کتاب ہونے کا یقین بہت تھوڑے دلوں میں رہ گیا تھا۔ لیکن نشانات کی بارش اور خدا کے مسیح کی بے انتہا کرب و اضطراب کی دعاؤں نے اس زمانہ میں پھر اک جماعت پیدا کر دی جن کے دماغ دنیوی علوم سے آراستہ ہیں۔ ان کو وہ سب کچھ نظر آتا ہے۔ جو دنیا داروں کو اپنے لئے کھینچے لے جا رہا ہے۔ دنیا کی آرائش اور زینتیں اور عیش و آرام وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ وہ دنیوی علوم کے اعلیٰ ترین مدارج پر پہنچے ہیں لیکن پھر بھی ایک زندہ کرنے والے کا اعجاز یہ ہے کہ وہ دنیا کی طرف کھینچے جانے کی بجائے قادر و زندہ خدا کی طرف کھنچے چلے جا رہے ہیں مسلمانوں میں اس گئے گزرے زمانے میں بھی بادشاہ اور نواب اور بڑے بڑے کروڑپتی تاجر موجود ہیں۔ اور مسلمان کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ لیکن وہی جنہیں مسیح زندہ کر گیا صرف وہی دہریت اور الحاد اور کفر اور شرک کے لشکر جرار کے سامنے سینہ سپر ہوئے۔ اور الٰہی ارشاد کے مطابق کہ ان اللّٰہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم انہوں نے اسلام کا نام بلند کرنے کے لئے اپنی ساری جانیں اور اپنے سارے اموال اس داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ انہیں اپنے نفسوں، کاروباروں کی، اپنے بیوی بچوں، اپنے اعزہ و اقارب کی اور اپنے ہم وطنوں کی، خدا کے دین کے مقابلے میں کوئی بھی پرواہ نہیں۔ کیا یہ حقیقت انسان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں کہ یہی جماعت ہے جس نے انگلستان، ہالینڈ، جرمنی، سپین، اٹلی، امریکہ سارے براعظم افریقہ، انڈونیشیا میں سینکڑوں مساجد تعمیر کی ہیں اور قرآن مجید کے قریباً چودہ زبانوں میں تراجم شائع کئے۔ کفر کے ہر گوشہ میں اب لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی آواز آتی ہے۔ اگر یہ لوگ کسی مسیحا کے ہاتھوں سے زندہ نہ ہوئے تھے تو وہ کونسی چیز تھی جس نے انہیں بے قرار کر دیا۔ اور دنیا کے ہر آرام پر لات مار کر یہ لوگ گھروں سے بے گھر ہوگئے۔ اور ہر دکھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ سچ یہ ہے کہ یہ اتنا عظیم الشان معجزہ ہے کہ جتنا بھی اس پر غور کیا جائے تھوڑا ہے! ذرا اس ایک چیز سے حقیقت بینی کے لئے آنکھوں سے سب پردے اٹھ سکتے ہیں۔

بتیسواں معجزہ

تلاوت آیات یعنی نشانات الٰہیہ کی پیہم بارش اور مومنوں کے تزکیہ کے بعد تیسرا مرحلہ علم کتاب کا ہے۔ سو یہ حیاربھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عظیم الشان معجزے کو ظاہر کرتا ہے۔ حضور نے اپنے زمانہ میں دنیا کو چیلنج دیا کہ وہ عربی زبان میں فصاحت و بلاغت کے ساتھ قرآن کریم کی تفسیر حضور کے مقابلہ میں لکھیں لیکن کوئی مقابلے پر نہ آیا حضور کے اس ورثے کو خدا تعالیٰ نے آپ کے خلیفہ و مثیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بڑی شان سے عطا کیا۔ اور یہی نعمت جماعت میں بھی تقسیم فرمائی۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ حضور چالیس سال سے تفسیر نویسی کا چیلنج دے رہے ہیں۔ لیکن کسی کو مقابل میں آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ جو بات قرآن کریم کے بیان میں جماعت احمدیہ کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ وہ اسے چھپاتے نہیں پھرتے۔ دشمنوں کے اعتراضات سے نہیں ڈرتے ان پر قرآن ہر روز نئی شان کے ساتھ اپنا جلوہ ظاہر کرتا ہے۔ اور وہ ہر روز نئے علوم اور نئے معارف کے شیریں شربت پیتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی نے اُمی عربوں کو دنیا کا استاد بنا دیا تھا اس زمانہ میں بھی حکمت اور قرآن کریم کا علم احمدیوں کے گھر کی لونڈی ہو کر رہے گی۔ وما ذٰلک علی اللّٰہ بعزیز۔ اصل سوال ورثے کو قائم رکھنے کا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ زمانہ مسیح محمدی اور دجال کے درمیان جنگ کا آخری زمانہ ہے۔ اور صاف نظر آ رہا ہے کہ یہ جنگ بڑی خطرناک ہے۔ آدم سے لیکر تمام انبیاء دجال سے پناہ مانگتے آئے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے انہ لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر الدجال قومہ وانی انذرکموہ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر ہر ایک نے دجال کے فتنہ سے اپنی قوم کو ڈرایا۔ اور میں بھی تم کو اس سے ہوشیار کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے معجزات اور قوت قدسی سے جو زندگی ہمیں بخشی ہے۔ اگر ہم اپنی خطا کاریوں کی وجہ سے اسے تا دیر قائم نہ رکھ سکے۔ تو نتیجہ ظاہر ہے۔ ابھی یہ جنگ اپنے ابتدائی مراحل میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

"آخری زمانے میں وہ چور جس کو دجال کے نام سے موسوم کیا گیا ہے ناخنوں تک زور لگائے گا۔ کہ اسلام کی عمارت کو منہدم کر دے۔ اور مسیح موعود بھی اسلام کی ہمدردی میں اپنے نعرے آسمان تک پہنچائے گا۔ تا اس جنگ میں آخری فتح ہو۔ وہ نہ تھکے گا۔ اور نہ درماندہ ہو گا۔ اور بہ کثرت ہو گا۔ اور ناخنوں تک زور لگائے گا۔ کہ تا اس چور کو پکڑے اور جب اس کی تضرعات انتہا تک پہنچ جائیں گی۔ تب خدا اس کے دل کو دیکھے گا۔ کہ وہ کہاں تک اسلام کے لئے پگھل گیا۔ تب وہ کام جو زمین نہیں کر سکتی۔ آسمان کرے گا۔ اور وہ فتح جو انسانی ہاتھوں سے نہیں ہو سکتی۔ وہ فرشتوں کے ہاتھوں سے میسر آئیگی۔ اس مسیح کے آخری دنوں میں سخت بلائیں نازل ہونگی اور سخت زلزلے آئیں گے۔ اور تمام دنیا سے امن جاتا رہے گا۔ یہ بلائیں صرف اسی مسیح کی دعا سے نازل ہونگی تب ان نشانوں کے بعد اس کی فتح ہوگی وہی فرشتے ہیں جو استعارہ کے لباس میں لکھا گیا ہے کہ مسیح موعود ان کے کاندھوں پر نزول کرے گا آج کون خیال کر سکتا ہے۔ کہ یہ دجالی فتنہ جس سے مراد آخری زمانہ کے ضلالت پیشہ پادریوں کے منصوبے ہیں۔ انسانی کوششوں سے فرو ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ آسمان کا خدا خود اس فتنہ کو فرو کرے گا۔ وہ بجلی کی طرح گرے گا۔ اور طوفان کی طرح آئے گا۔ اور ایک سخت آندھی کی طرح اس دنیا کو ہلا دیگا کیونکہ اس کے غضب کا وقت آ گیا مگر وہ بے نیاز ہے۔ قدرت کی چمک کی آگ انسانی تضرعات کی ضرب کی محتاج ہے۔ آہ کیا مشکل کام ہے! آہ کیا مشکل کام ہے! ہم نے ایک قربانی دینی ہے۔ جب تک ہم وہ قربانی

ادا نہ کریں کسرِ صلیب نہیں ہوگا ایسی قربانی کو جب تک کسی نبی نے ادا نہیں کیا اسکی فتح نہیں ہوئی۔ اور اسی طرف اس آیت کریمہ میں اشارہ ہے۔ واستفتحوا وخاب کل جبار عنید۔ یعنی نبیوں نے اپنے تئیں مجاہدے کی آگ میں ڈال کر فتح چاہی۔ پھر کیا تھا ہر ظالم سرکش تباہ ہوگیا۔ اور اسی کی طرف اس شعر میں اشارہ ہے ؎

تا دلے مردِ خدا نامد بدرد
ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۱)

خدا تعالیٰ ہمیشہ ضعف سے قوت پیدا کرتا ہے۔ اس وقت بھی اسلام انتہائی ضعف کی حالت میں ہے اور ہماری کوششیں نہایت درجہ حقیر ہیں لیکن خدا تعالیٰ ان حقیر کوششوں کو بھی ضائع نہ کریگا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی قربانی کی توفیق عطا کرے۔ پھر یقیناً ہم یہ معجزہ بھی دیکھیں گے کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے
برکت ڈھونڈیں گے"

اسلام یقیناً دلوں میں بیٹھ جائے گا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور حضور کی نعمت سے تمام فضائے آسمانی بھر جائیگی۔ اور قرآن کا بول بالا ہوگا۔ یہ تب ہوگا جب ہم اپنی قربانیوں کو معیار تک پہنچا دیں گے۔ لیکن یہ یقینی ہے کہ ایسا ضرور ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تجلیات الٰہیہ میں فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اسقدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دینگے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا اور پھولیگا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی۔ اور ابتلا آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۱)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین +

رسالہ خالد ـــ اور ـــ آپ کا فرض

(از مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رسالہ خالد جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کا جریدہ ہے۔ جس میں علاوہ مرکزی ہدایات کے مجالس کی مساعی کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ تربیتی اور علمی مضامین ہوتے ہیں۔ ان امور کا تقاضہ ہے کہ خدام الاحمدیہ کا ہر ممبر اس رسالہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کرے۔ الحاد و دہریت کی موجودہ فضا میں دینی لٹریچر کا مطالعہ اور اپنی ملی سرگرمیوں سے مطلع رہنا اپنے مذہبی جذبات اور وابستگی کیلئے ہی ضروری نہیں بلکہ ایسا کرنا اپنے فرض سے کوتاہی برتنے کے مترادف ہے۔ خالد کی اشاعت کی توسیع ایک مقیاس ہے جس کے ذریعہ ہی یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ اپنی تنظیم اور مجلس سے کتنی دلچسپی رکھتے ہیں۔

مَیں اُمید کرتا ہوں کہ خدام اپنے اس فرض سے صحیح رنگ میں عہدہ برآ ہونگے اور ہر خادم کوشش کریگا کہ وہ رسالہ خالد کا مطالعہ کر کے اپنی تنظیم سے کما حقہ وابستگی کا ثبوت دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین

مرزا منور احمد
نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تعلیمی نظام کے سلسلے میں مسلمانوں کے لئے صحیح راہ عمل

(از مکرم بشیر احمد صاحب زاہد گھٹیالیاں)

قسط ۲، سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو الفضل ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن خطوط پر مسلمانوں کو نظامِ تعلیم کی جدید تشکیل کی دعوت دی تھی۔ وہ خود حضور کی تحریروں سے ہی مضمون کی گذشتہ قسط میں واضح کئے جاچکے ہیں۔ حضور کے نزدیک نہ تو محض علی گڑھ کالج کا نصابِ تعلیم ہی صحیح لائحہ عمل کا حامل تھا اور نہ ہی آپ صرف مدرسہ دیوبند کے علمی کورس کو مسلم معاشرہ کی اصلاح کے لئے کافی سمجھتے تھے بلکہ ان دونوں کے بین بین ایسے نظام تعلیم کے حامی تھے جو مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی فلاح و بہبود کا ضامن ہو۔ اور اس امر کے خواہشمند تھے کہ اس کو ابتدائی کلاسز سے ہی جاری کیا جائے۔

یہ وہ چار بنیادی خطوط تھے جن پر آپ نے جدید نظامِ تعلیم کی عمارت کو بلند کرنا چاہا اور یہ لازم قرار دیا کہ تعلیم و تربیت کے فرائض وہی لوگ سرانجام دیں جو کسی "اہل دل" "اہل ذکر" "آسمانی عقل رکھنے والے مردِ خدا" کی صحبت سے استفادہ کر چکے ہوں۔

آپ نے تعلیم حاصل کرنے والوں کا بھی فرض قرار دیا کہ وہ "خدمتِ دین" اور "اعلائے کلمۃ اللہ" کی غرض سے تعلیم حاصل کریں اور بقدر وسعت و ہمت اپنے ماحول میں علم و عمل سے اس مبارک فرض کو بجا لائیں جس کی بجا آوری میں ان کی قومی اور ملکی ترقی کا راز مضمر ہے۔

یقیناً ہر صاحب بصیرت انسان اقرار کرے گا کہ آج سے ثلث صدی پیشتر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے جس نظامِ تعلیم کی نشاندہی فرمائی تھی حقیقت میں وہی ہمارے معاشرہ کی سربلندی اور سرفرازی کا ضامن ہو سکتا ہے اور اسی کو بروئے کار لا کر ہمارا کاروانِ علم و عمل منزلِ مقصود سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔

جناب ڈاکٹر اے وحید صاحب بی اے (آنرز) پی ایچ ڈی لنڈن رقمطراز ہیں:۔

"پاکستان کی تعمیر اور ترقی اور اس کے بنیادی نظریۂ حیات کو فروغ دینے کے لئے ہمیں کس قسم کے نظامِ تعلیم کی ضرورت ہے؟ اس سوال کا صحیح جواب دینے کے لئے ہمیں کس قسم کے نظامِ تعلیم کی ضرورت ہے؟ اس سوال کا صحیح جواب دینے کے لئے ہمیں ان دو جداگانہ نظام ہائے تعلیم کا بنظرِ غائر جائزہ لینا ہوگا جو ہمارے ملک میں رائج ہیں۔ ان میں سے ایک تو موجودہ نظامِ تعلیم ہے جسے انگریز نے جاری کیا اور دوسری طرف مساجد سے وابستہ وہ مکتب اور مدرسے ہیں جو اسلام کے اولین زمانے سے چلے آتے ہیں۔ ان میں اول الذکر لاکھوں روپیہ کی سرکاری سالانہ امداد اور سرپرستی پر قائم ہیں جبکہ مؤخر الذکر کا ذریعہ آمدنی تمام تر خیرات یا زکوٰۃ کی وہ قلیل سی رقم ہے جو مخیّر اور خدا ترس لوگ وقتاً فوقتاً دیتے رہتے ہیں۔

لیکن یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے کی بنیادی اقدار کی تشکیل اور ہمارے غور و فکر کے طریقوں پر مکتبوں اور مدارس کا اثر موجودہ نظامِ تعلیم سے کہیں زیادہ پڑا ہے۔"

"حقیقت تو یہ ہے کہ موجودہ نظامِ تعلیم ہمارے اس مذہبی ثقافتی اور روحانی ورثہ سے قطعی طور پر بے نیاز ہے جس سے ہمارا خمیر اٹھا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم ایک صدی کے طویل عرصے میں بھی اسے اپنا نہ سکے حصولِ آزادی کے بعد تو اس کی خامیاں اور بھی نمایاں اور واضح طور پر سامنے آگئیں۔ ہمارے یہاں تو وہی نظامِ تعلیم کامیاب ہو سکے گا۔۔۔ جو ان بنیادی اقدار سے ابھرا ہو جن سے نظریۂ پاکستان تشکیل ہوا۔ ظاہر ہے کہ ایسا نظامِ تعلیم قدیم اور جدید کے مناسب امتزاج سے پیدا ہو سکتا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام ہی تمام انسانی علوم و فنون اور ہدایت کا سرچشمہ ہے اس لئے کوئی بھی تعلیمی نظام جس کی بنیاد کسی غیر اسلامی نظریہ پر رکھی گئی ہو۔ ہمارے لئے قابلِ قبول نہ ہوگا۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ اعلیٰ تعلیمی مدارج میں اسلامی علوم کے فروغ کی کوشش اس وقت تک بے معنی رہے گی جب تک ابتدائی مراحل میں اسلامی تعلیمات کو نصاب کا جزو لاینفک نہ بنایا جائے گا۔"

(نوائے وقت صفحہ ۲ - ۲۶ فروری ۱۹۵۹ء)

جناب پروفیسر سرور صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس سے شاید کسی کو انکار نہ ہو کہ دیوبند اور علی گڑھ دو زندگی کے جن دو رجحانوں کے حامل ہیں۔ ہماری قوم کو ان دونوں کی ضرورت ہے اور ان دونوں کے صحیح امتزاج ہی میں ہماری قومی زندگی کا روشن مستقبل مضمر ہے۔ کیونکہ اکثر و بیشتر محض قدامت پسندی جمود بن جاتی ہے۔ اور اگر حال پرستی ہی فکر و عمل کی ساری کائنات بن جائے تو اس سے قومی زندگی ٹھٹھر جاتی ہے۔"

(اقدام لاہور ۱۴ جولائی ۱۹۵۷ء)

(باقی مسلسل صفحہ پر)

مندرجہ بالا اقتباسات سے واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ثلث صدی پیشتر جس قسم کے نظام تعلیم کی تشکیل پر زور دیا تھا۔ حقیقت میں وہی صحیح نظام تعلیم تھا۔ جو ہمارے معاشرہ کو دینی اور دنیاوی ترقیوں سے ہمکنار کر سکتا تھا اس کا اس سے بھی واضح ترین ثبوت یہ ہے کہ علامہ اقبال نے بھی تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر (اورنگ زیب) کی ذات نے ڈالا ہے۔ ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہیئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے اور مسلمان ہر وقت اسے پیش نظر رکھیں پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا جسے فرقہ قادیان کہتے ہیں"

(ملت بیضاء پر ایک عمرانی نظر صفحہ ۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نظام تعلیم کو رواج دینے کے لئے ۱۸۹۸ء میں جو بے نظیر اسلامی درسگاہ قائم فرمائی تھی۔ علامہ اقبال نے اس کی طرز پر ایک شاندار تعلیمی ادارہ قائم کرنے کے لئے بھی تگ و دو کی تھی۔ چنانچہ آپ نے مصطفیٰ المراغی شیخ الازہر کو لکھا کہ

"ہم نے ارادہ کیا ہے۔ کہ پنجاب کے ایک گاؤں میں ایک ایسا ادارہ قائم کریں۔ جس کی نظیر آج تک یہاں وقوع میں نہیں آئی ...... ہم نے ارادہ کیا ہے کہ علوم جدیدہ کے چند فارغ التحصیل حضرات اور چند علوم دینیہ کے ماہرین کو یہاں جمع کریں۔ جن میں اعلیٰ درجہ کی ذہنی صلاحیتیں موجود ہوں اور وہ اپنی زندگیاں دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرنے کو تیار ہوں۔ ہم ان کے لئے تہذیب حاضرہ کے شور و شغب سے دور ایک کونے میں بنانا چاہتے ہیں۔ جو ان کے لئے ایک علمی اسلامی مرکز ہو اور ہم ان کے لئے ایک لائبریری قائم کرنا چاہتے ہیں جس میں ہر قسم کی نئی اور پرانی کتاب موجود ہو اور ان کی راہنمائی کے لئے ہم ایسا معلم جو کامل اور صالح ہو اور قرآن مجید میں بصارت تامہ رکھتا ہو۔ اور نیز انقلاب دور حاضرہ سے بھی واقف ہو۔ مقرر کرنا چاہتے ہیں ...... لہٰذا میری تمنا ہے کہ آپ ازراہ عنایت ایک روشن خیال مصری عالم کو جامعہ ازہر کے خرچ پر ہمارے ہاں بھجوا کر ممنون فرماویں۔ تاکہ یہ شخص ہم کو اس کام میں مدد دے"۔

(اقبال نامہ جلد اول صفحہ ۲۵۱-۲۵۲)

مدرسۂ دیوبند اور علی گڑھ کالج جو کبھی دو جداگانہ نظام ہائے تعلیم کی وجہ سے ایک دوسرے سے انتہائی نفرت محسوس کرتے تھے بلکہ ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے لگاتے تھے۔ ان پر بھی ایک وقت آیا جب انہوں نے باہم مل بیٹھنے کے ذرائع سوچے۔

جناب پروفیسر سرور صاحب فرماتے ہیں:۔

"جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ دونوں کو نئے حالات سے سابقہ پڑا۔ تو آپس کی منافرت آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی گئی۔ اور باہمی تقارب اور توافق کی راہیں زیادہ نکلنے لگیں۔ حسن اتفاق سے سرسید کے بعد علی گڑھ کی کشتی کے ناخدا محسن الملک بنے۔ جو طبیعتاً اعتدال پسند تھے۔ اور نبض شناس تھے۔ انہوں نے علی گڑھ کی "نیچریت" سے علماء کی بدگمانی کو محسوس کیا۔ اور اس کو دور کرنے کی کوشش کی جانے لگی۔ اس کے بعد وقار الملک آئے جن کے زمانے میں دیوبند اور علی گڑھ کے روابط بڑھے۔ اور یہ کوشش کی جانے لگی۔ کہ دیوبند کے فارغ التحصیل علی گڑھ میں انگریزی پڑھنے کے لئے جائیں۔ اور علی گڑھ کے گریجوایٹ کو دیوبند میں اسلام کے علوم حاصل کرنے کے مواقع بہم پہنچائے جائیں"

(اقدام لاہور ۱۷ر جولائی ۱۹۵۷ء)

الغرض حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے مسلمانوں کے تعلیمی نظام کے متعلق جو نظریہ پیش فرمایا۔ آج مسلمانوں کا ہر مدرسۂ فکر اس کی تائید کر رہا ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ دیگر مسلمان ابھی تک عملاً اس پر گامزن نہیں ہو سکے۔ جبکہ جماعت احمدیہ نصف صدی سے اس پر عمل پیرا ہے۔ اور اس کے خوشکن ثمرات سے متمتع ہے۔ چنانچہ یہ اس کا اعجاز ہے کہ ہمارے مدارس کے فارغ التحصیل نوجوان نہ صرف خود کو ہی مغربی تہذیب و تمدن کی خیرہ چکا چوندیوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ دوسروں کو بھی اس سے بچانے کی تگ و دو میں منہمک ہیں۔ یہاں تک کہ آج انہوں نے اسلامی زود رس اقتصادی سے دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کر دکھایا ہے۔ اور تمام مذاہب عالم کے حامیوں سے اسلامی تعلیمات کی فوقیت و جامعیت کا لوہا منوالیا ہے۔

ایک ضروری تحریک

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ و عہدہ داران جماعت اور دیگر مخیر احمدی احباب کو میں یہ تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ احمدی بچوں کے واحد قومی رسالہ تشحیذ الاذہان کی توسیع اشاعت کے لئے خاص کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ رسالہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر احمدی بچوں کی تربیت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ جماعت کی وسعت اور احمدی بچوں کی صحیح دینی تربیت کے اہم مقصد کے بالمقابل اس کی اشاعت تاحال بہت کم ہے۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ بیرونی مجالس بالخصوص کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ ملتان اور دیگر بڑی بڑی شہری مجالس کے قائدین اس طرف خاص توجہ کریں گے۔ تاکہ کوئی ذی استطاعت احمدی گھرانہ ایسا نہ رہے جو یہ رسالہ نہ خرید تا ہو۔ مجالس اپنی مساعی سے مرکز کو بھی ضرور مطلع کریں اور اپنی ماہانہ رپورٹ میں بتاتی رہیں۔ کہ انہوں نے کتنے نئے خریدار اس رسالہ کے بنائے ہیں۔ یا کتنی رقم اس کی اعانت کے لئے بھجوائی ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء   خاکسار مرزا منور احمد

سلسلہ کے پرانے اخبارات و رسائل کی ضرورت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے سلسلہ احمدیہ کے پرانے اخبارات و رسائل علوم کا ایک بہت بڑا خزانہ ہیں۔ اس قیمتی ریکارڈ کا مرکزی لائبریری میں موجود ہونا بہت ضروری ہے۔ تاکہ علماء سلسلہ اور تحقیق کرنے والے احباب اس سے مستفید ہو سکیں۔ لیکن افسوس کہ یہ قیمتی اور بیش قیمت ریکارڈ قیام پاکستان کے وقت قادیان ہی رہ گیا تھا۔ یہاں آکر اسے مکمل کرنے کی کوشش تو کی گئی۔ مگر تاحال اس میں پوری کامیابی نہیں ہوئی۔ اس اعلان کے ذریعہ میں تمام احباب جماعت کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ اگر مندرجہ ذیل اخبارات اور رسائل کے پرانے فائل کسی جماعت میں یا ذاتی طور پر کسی دوست کے پاس موجود ہوں تو وہ مرکزی لائبریری کو عطا فرمائیں۔ اگر کوئی دوست یا جماعت ان اخبارات اور رسائل کے مکمل فائل یا ان کا کوئی حصہ بطور عطیہ مرحمت فرمائیں گے تو ان فائلوں کو انہی کے نام پر ریکارڈ کیا جائے گا۔ تا ان کے لئے دعا ہوتی رہے لیکن جو دوست بطور عطیہ نہ دینا چاہیں۔ انہیں مناسب قیمت ادا کر دی جائے گی۔

اخبار الحکم قادیان۔ اخبار بدر قادیان۔ اخبار نور قادیان۔ اخبار فاروق قادیان رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان (اردو انگریزی) رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان

(انچارج خلافت لائبریری ــــ ربوہ)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں!

بعض مجالس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی کوششوں۔ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے۔ تفسیر صغیر خریدنے نماز باجماعت ادا کرنے۔ ناخواندہ اصحاب کو پڑھانے اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ وغیرہ کی تلقین ایسے نیک کاموں کے متعلق جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر مجلس میں جاری ہیں اپنی نیک مساعی کی اطلاع باقاعدہ ہر ماہ مجلس کو نہیں بھجواتیں۔ اسلئے تمام زعماء کرام سے گذارش ہے کہ ازراہ کرم زیادہ سے زیادہ ۱۰ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ ارسال فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار کی ہمشیرہ حمید اختر اہلیہ چوہدری ہدایت اللہ خاں صاحب آف کنٹریکٹ ایجنسی بیمار ہیں اور نواب شاہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ صحت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ غذا بھی مشکل سے دی جاتی ہے۔ احباب جماعت اور بالخصوص درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے

(مسعود احمد دفتر خزانہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تعمیر فنڈ دفتر انصار اللہ

موعودہ رقوم جلد ادا کر دی جائیں

شوریٰ مجلس انصار اللہ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ تعمیر فنڈ انصار اللہ میں اس سال سترہ ہزار روپیہ کی رقم وصول کی جائے تاکہ مرکز اسی سال تعمیر کا کام مکمل کر سکے اور اس سلسلہ میں جو رقوم قرض لے کر خرچ کی گئی ہیں ان کی بھی ادائیگی ہو جائے۔ تمام اضلاع کے لئے رقوم مقرر کر دی گئی تھیں۔ جملہ مجالس اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا وہ موعودہ رقم ادا کر چکی ہیں۔ جس قدر جلد وصولی ہو گی اسی قدر جلد تعمیر کا کام جو شروع ہے مکمل ہو سکے گا۔ عہدہ داران سے التماس ہے کہ رقوم وصول کر کے مرکز میں جلد بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ خیراً

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

رسالہ خالد اور آپ کا فرض

رسالہ خالد جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کا جریدہ ہے جس میں علاوہ مرکزی اعلانات کے مجالس کی مساعی کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ تربیتی اور علمی مضامین بھی ہوتے ہیں۔ ان امور کا تقاضا ہے کہ خدام الاحمدیہ کا ہر ممبر اس رسالہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کرے۔ الحاد و دہریت کی موجودہ فضا میں دینی لٹریچر کا مطالعہ اور اپنی ملی سرگرمیوں سے مطلع رہنا اپنے مذہبی جذبات اور وابستگی کے لئے ضروری نہیں بلکہ ایسا نہ کرنا اپنے فرض سے کوتاہی برتنے کے مترادف ہے۔ خالد کی اشاعت کی توسیع ایک مقیاس ہے جس کے ذریعہ ہی یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ اپنی تنظیم اور مجلس سے کتنی دلچسپی رکھتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ خدام اپنے فرض سے صحیح رنگ میں عہدہ برا ہوں گے اور ہر خادم کوشش کرے گا کہ وہ رسالہ خالد کا مطالعہ کر کے اپنی تنظیم سے کما حقہٗ وابستگی کا ثبوت دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو سمجھنے کی توفیق دے۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امتحان اطفال الاحمدیہ کا التواء

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ اپریل میں اطفال کے جس امتحان کا اعلان کیا گیا تھا اور جس کے لئے رسالہ سیرت حضرت مسیح موعودؑ مقرر کیا گیا تھا۔ اسے بعض وجوہ کی بناء پر سردست ملتوی کیا جاتا ہے۔ امتحان کی آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ مجالس اس رسالہ کو زیر مطالعہ رکھیں۔ یہ رسالہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے بقیمت ۸ آنے فی نسخہ منگوایا جا سکتا ہے۔

(مہتمم اطفال)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں

بعض مجالس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی کوششوں۔ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے۔ تفسیر صغیر خریدنے۔ نماز باجماعت ادا کرنے، ناخواندہ اصحاب کو پڑھانے اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ وغیرہ کی تلقین ایسے نیک کاموں کے متعلق جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر مجلس میں جاری ہیں اپنی نیک مساعی کی اطلاع باقاعدہ ہر ماہ مرکز کو نہیں بھجواتیں۔ اس لئے تمام زعماء کرام سے گذارش ہے کہ از راہ کرم زیادہ سے زیادہ ۱۰ تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ ارسال فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

قرآن کریم کے پارہ دوم کے نصف ثانی کے امتحان کا التواء

چونکہ مجالس کو اچھی طرح سے امتحان کی اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے ۳ مئی کو امتحان کے انعقاد کے متعلق جو اعلان کیا گیا تھا وہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ دوبارہ کوئی تاریخ مقرر کر کے اعلان کیا جائے گا۔ مجالس انصار اللہ مطلع رہیں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بھائی ملک نذیر احمد صاحب ٹیلرنگ ہاؤس لائل پور ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب جماعت ان کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک بشیر احمد لائلپور)

(۲) خاکسار کی لڑکی کو تیسری دفعہ ٹائیفائیڈ کا حملہ ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر ماحسن محمد شاہ۔ نو ڈیرو ضلع لاڑکانہ)

تاریخ احمدیت کے متعلق فوری توجہ کی ضرورت

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے موقعہ پر ادارۃ المصنفین ربوہ نے تاریخ احمدیت جلد اوّل جیسی قیمتی کتاب شائع کر کے سلسلہ کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ جماعت کی تاریخ سے واقفیت حاصل کرنا ہم میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ بالخصوص نوجوان طبقہ کے لئے تو یہ بات اور بھی اہم ہے۔ تا ان کو معلوم ہو کہ کیسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر اسلام کی زندگی کے سامان پیدا کئے۔

پس یہ کتاب ایسی ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئیے۔ بلکہ ہمارے سکولوں اور کالجوں میں اس کو درسی کتاب کے طور پر شامل نصاب کرنا چاہئیے۔ تاکہ ہماری آئندہ نسلیں اپنی تاریخ سے واقف ہوں۔ پس میں جماعت کے امراء اور مخیّر احباب سے پُرجوش اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کی خریداری کی طرف توجہ کریں اور کوئی فرد ان کے حلقہ میں ایسا نہ رہے جس نے اس کتاب کا مطالعہ نہ کیا ہو۔ یہ جلد ۲۷۶ صفحات پر مشتمل ہے اور مجلّد ہے۔ اس کی رعایتی قیمت چار روپے ہے۔ اور ادارۃ المصنفین ربوہ سے مل سکتی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ضرورت جے وی اساتذہ

مرکز سلسلہ میں رہائش سے مستفیض ہونے کے متمنی جے وی احباب بلا توقف اپنی سندات کی نقول شامل کر کے درخواستیں معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ ارسال فرمائیں۔ میٹرک جے وی کو ترجیح دی جائے گی۔ ابتدائی تنخواہ پچاس روپے گرانی الاؤنس ۳۰/- روپے۔ گریڈ مطابق شرح گورنمنٹ۔

(ناظر تعلیم)

شکریہ احباب

میرے والد قبلہ شیخ محمد نصیب صاحب مرحوم کی وفات پر بہت سے احباب جماعت نے بذریعہ تار و خطوط مجھ سے اظہار ہمدردی کیا ہے جن کا اس پریشانی کے ایام میں فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے مشکل ہے۔

لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ ان تمام احباب کا جنہوں نے مجھ سے اظہار ہمدردی کیا ہے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور احباب جماعت سے عموماً اور صحابہ کرام و درویشان قادیان سے خصوصاً ملتمس ہوں کہ وہ قبلہ والد صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(صوبیدار عبد الرحمٰن خانقاہ ڈوگراں۔ ضلع شیخوپورہ)

یوم خلافت اور رسالہ خالد کا خلافت نمبر

مورخہ ۲۷ مئی کو جماعت احمدیہ یوم خلافت منا رہی ہے۔ اس مبارک تقریب پر جملہ مجالس اور جماعتیں رسالہ خالد کا خلافت نمبر ضرور خریدیں۔ یہ ۱۳۰ صفحہ کا ضخیم رسالہ ہے۔ جس میں "اسلام میں اختلافات کا آغاز" حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا معرکۃ الآراء لیکچر شامل ہے۔

یہ نمبر موقع کی مناسبت سے نہایت قیمتی مقالے اور عمدہ عمدہ نظمیں اور خلافت کے ہر پہلو پر عمدہ مضامین پر مشتمل ہے۔ جماعت کو اور خصوصاً مجالس خدام الاحمدیہ کو اس کو ضرور خریدنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ ملتان وغیرہ بڑی بڑی جماعتیں فوراً آرڈر تحریر فرمائیں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ یہ نمبر جو تھوڑی سی تعداد میں باقی ہے ختم ہو جائے۔ اس کی قیمت ۱۲ ہے۔ ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہے۔

(مینیجر رسالہ خالد)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اسے صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(ملک عبد العظیم نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ)

---

(۳) میں آجکل بہت ہی پریشان ہوں نیز میرے ناک کے اندر ہڈی کا زخم ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(مقبول احمد بھٹی محلہ نہر لائلپور)

"انسانیت کی خدمت کے لئے سکاؤٹ اپنے عہد کی پابندی کریں"

چیف سکاؤٹ کا حلف اٹھانے کے بعد صدر ایوب کی تقریر

کراچی ۸ مئی- کل یہاں ایک مختصر لیکن مؤثر تقریب میں صدر جنرل محمد ایوب خان پاکستان کے چیف سکاؤٹ بنائے گئے- حلف اٹھانے کی تقریب کے بعد صدر نے سکاؤٹوں پر زور دیا کہ وہ انسانیت کی خدمت کے لئے ان ذمہ داریوں کی تکمیل کریں جو انہوں نے سکاؤٹ کی حیثیت سے قبول کر رکھی ہیں-

یہ تقریب ایوان صدر میں ادا کی گئی جہاں نیشنل کمشنر مسٹر این ایم خان نے صدر سے سکاؤٹ کا حلف اٹھوایا اور اس کے بعد ان کی وردی پر چیف سکاؤٹ کا بیج لگایا اس موقعہ پر کابینہ کے ارکان-سفارتی نمائندے نمایاں خدمات انجام دینے والے سکاؤٹ سماجی کارکن اور سکاؤٹ تنظیم کے متعدد دوسرے عہدیدار موجود تھے۔

صدر نے جو سکاؤٹوں کی مخصوص وردی میں ملبوس تھے- حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھائی چارے کی اس عالمی تحریک میں شامل ہو کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے اور ان اصحاب کا شکر گذار ہوں- جنہوں نے مجھے سکاؤٹ کا حلف اٹھانے کا یہ موقع مہیا کیا ہے۔

جنرل ایوب نے کہا "ایک سکاؤٹ تین انگلیوں سے سلام کرتا ہے اور یہ سلام اسے اپنے تین عہد یاد دلاتا ہے- سکاؤٹ کا عہد ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے:-

"میں اپنی آبرو کی قسم کھا کر کہتا ہوں" یہاں "آبرو" سے مراد اعتماد ہے . . . . اور اس عہد کی بدولت سکاؤٹ ہر حال میں قابل اعتماد ہوتا ہے - اور وہ اپنے قول کا پکا رہے گا- خواہ اس پر قیامت ہی کیوں نہ ٹوٹ پڑے - صدر نے کہا جس قول و فعل کی بنیاد آبرو ہو اس سے کبھی برے نتائج برآمد نہیں ہو سکتے بالکل اسی طرح جس طرح کہ غیر آبرومندانہ قول و فعل کبھی اچھے نتائج پیش نہیں کر سکتا- آبرو کا پاس ہمیشہ انسان کو حق بجانب رکھتا ہے اور وہ کبھی گمراہ نہیں ہونے پاتا"

صدر نے مزید کہا "اس کے بعد سکاؤٹ یہ عہد کرتا ہے کہ وہ اپنی بہترین مساعی ہمیشہ جاری رکھے گا اس کا مقصد صرف یہ نہیں کہ وہ اپنے فرائض کی تکمیل کرتا رہے گا- بلکہ وہ یہ عہد کرتا ہے کہ وہ اپنے فرائض کی تکمیل جرأت-یقین محکم اور لگن کے ساتھ کرے گا- خواہ ان کا تعلق سکاؤٹنگ کی سرگرمیوں سے ہو یا ان فرائض سے جو سکول گھر یا کسی اور طرف سے اس پر عاید ہوتے ہیں-

صدر نے مزید کہا کہ سکاؤٹ کے سلام کا تیسرا نکتہ اخوت اور بھائی چارے سے متعلق ہے- یعنی ایک سکاؤٹ وعدہ کرتا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئے گا- ضرورت مندوں کی امداد کرے گا- بیماروں کی تیمارداری کرے گا اور حتی المقدور دوسروں کا بوجھ اٹھائے گا- یہ چیز انسانیت کی خدمت کے مترادف ہے اور یہ ایک ... نصب العین ہے"

پاکستان معاوضہ کیلئے بھارت کا مطالبہ مسترد کر دے گا

کینبرا کے سلسلہ میں بھارت اصل حقائق پر پردہ ڈال رہا ہے

کراچی ۸ مئی- باخبر ذرائع نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ بھارت نے راولپنڈی کے قریب گرائے جانے والے بھارتی کینبرا جیٹ بمبار کے سلسلہ میں معاوضہ کا جو مطالبہ کیا ہے اسے حکومت پاکستان مسترد کر دے گی- دریں اثنا بھارت کی احتجاجی یادداشت کا مطالعہ کیا جا رہا ہے- اور اس کا جواب جلد ہی بھیج دیا جائے گا-

باخبر ذرائع نے بھارتی پارلیمنٹ میں نائب وزیر خارجہ مسز لکشمی مینن کے تازہ ترین بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا "ہندوستان اس واضح حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے کہ بھارتی کینبرا جیٹ بمبار پاکستان میں فوجی ٹھکانوں کے فوٹو لینے کے انتہائی قابل اعتراض مشن پر آیا اور اس نے پاکستان کی فضائی سرحدوں میں تجاوز کیا- چنانچہ بین الاقوامی رائے عامہ نے پاکستان کے موقف کو درست تسلیم کیا-

ان ذرائع نے کہا جب بھارتی طیارہ نے کسی انتباہ پر بھی توجہ نہ دی اور پاکستانی سیبر جیٹ کی زد سے باہر نکلنے کے لئے اپنا رخ بلندی کی جانب کر لیا- تو پاکستانی ہوا باز کو مجبوراً بھارتی طیارہ پر گولی چلانا پڑی- ان حالات میں ہر کوئی یہی کارروائی کرتا" باخبر ذرائع نے یہ خیال ظاہر کیا کہ پاکستان نہ تو معاوضے کے لئے بھارتی مطالبہ تسلیم کریگا اور نہ ہی وہ بھارتی طیارہ پر فائرنگ کے واقعہ کے سلسلہ میں اظہار افسوس کرے گا- کیونکہ اس واقعہ کی ساری ذمہ داری بھارتی طیارہ پر عاید ہوتی ہے

نارتھ ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

I زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل کام کے لئے نظر ثانی شدہ شڈیول پر مبنی شرح فیصد نرخ کے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۱۲ مئی ۱۹۵۹ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک مطلوب ہیں- مقررہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۱۲ مئی کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک حاصل کئے جا سکتے ہیں- ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
سیالکوٹ نارووال سیکشن میں نارووال کے مقام پر تیسرے درجے کے انتظار کے ہال کو وسیع کرنا اور نارووال میں ریلوے افسران اور ماتحتوں کے لئے ایک بستر کہ ریسٹ ہاؤس کی تعمیر	روپے ۲۰۰۰۰/- (بیس ہزار)	روپے ۴۰۰/-	تین ماہ

II جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں- انہیں چاہیئے کہ وہ ۱۲ مئی ۱۹۵۹ء سے قبل مالی حالات اور تجربہ سے متعلق ضروری کاغذات ہمراہ لا کر اپنے نام رجسٹر کرائیں۔

III تفصیلی شرائط وغیرہ کوائف اور نرخوں کا نظر ثانی شدہ شڈیول زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آکر دیکھا جا سکتا ہے- ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا- یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ ۱۲ مئی ۱۹۵۹ء سے قبل زر ضمانت ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو لاہور کے پاس جمع کرا دیں- ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ شرح فی صد نرخ مکمل ہندسوں میں درج کریں- کسور پر مشتمل شرح رد کر دئے جا سکیں گے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو ریلوے- لاہور)

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون: دفتر لاہور ۹۴۴۹، جنرل بکنگ آفس سرگودھا ۳۴۳۰، دفتر اے گروپ سرگودھا ۲۴۲۸ نمبر ۲۱۶۳، دفتر بی گروپ سرگودھا ۲۳۹۵، جنرل مینیجر گروپ اے سرگودھا ۲۱۶۳

نمبر سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
از سرگودھا برائے لاہور	3½	4½		6½	7½	9-45	10	11½	13	14½	16
از لاہور برائے سرگودھا	3½	5½	7-15	8½	9½	12	13½	14	15	17	19
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	5½	10-2	15-15								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	5½	10-30	15-45								
از سرگودھا برائے کانڈیوال	14	16									
از کانڈیوال برائے سرگودھا	6	6-15									

نوٹ

لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

(جنرل مینیجر)

متروکہ مکانوں کے ۱۹۴۷ء کے کرایہ کی تشخیص کا فارمولا

ایڈیشنل سٹلمنٹ کمشنروں کی کانفرنس میں مکانوں اور دکانوں کے تصفیہ پر غور

لاہور ۹ رمئی کل یہاں محکمۂ سٹلمنٹ کے ایڈیشنل کمشنروں کی کانفرنس میں ان متروکہ مکانوں کے کرایہ کی تشخیص کے طریق کار کی وضاحت کی گئی۔ جن کا ۱۹۴۶ء کا کرایہ معلوم نہ ہو یا ۱۹۴۷ء کا کرایہ معلوم نہ ہو یا ۱۹۴۷ء کے بعد حکومت یا بلدیہ نے جن کے کرایوں کی تشخیص نہ کی ہو۔

کرایہ کی تشخیص کا یہ فارمولا سٹلمنٹ سکیم میں شامل ہے۔ جو متروکہ مکانوں اور دکانوں کے تصفیہ اور ان کے انتقال سے متعلق ہے اس فارمولا کے مطابق ۱۹۴۷ کے بعد حکومت یا بلدیہ نے جن مکانوں کے کرایہ کی تشخیص نہ کی ہو ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنر ان کا ۱۹۴۷ء کا کرایہ معلوم کرنے کے لئے یہ طریق کار اختیار کریں گے جس سنہ میں کرایہ تشخیص کیا گیا ہوگا۔ اس میں سے ۱۹۴۷ کو تفریق کر دیا جائے گا۔ اس طرح جو عدد حاصل ہوگا اسے تشخیص کردہ کرایہ کے تین فی صد سے ضرب دے کر حاصل ضرب کو کل تشخیص کردہ کرایہ کے تین فی صد سے ضرب دے کر حاصل ضرب کو کل تشخیص کردہ کرایہ میں سے منہا کر دیا جائے گا۔

مثال

فرض کیجئے ایک مکان کا ۱۹۴۷ء کا تشخیص شدہ کرایہ معلوم نہیں ہے۔ اور ۱۹۵۵ء میں کرایہ چھ سو روپیہ سالانہ مقرر کیا گیا ہے اس صورت میں ۱۹۴۷ء کا کرایہ یوں نکالا جائیگا

(۱۹۴۷ – ۱۹۵۵) × (۶۰۰ کا ۳ فیصد) – ۶۰۰

(۸ × ۱۸) – ۶۰۰

۱۴۴ – ۶۰۰

= ۴۵۶ روپیہ

کانفرنس کے امروزہ اجلاس میں سٹلمنٹ سکیم پر جو مکانوں اور دکانوں کے تصفیے اور انتقال سے متعلق ہے تفصیل کے ساتھ غور کیا گیا مسٹر بشیر احمد ایڈیشنل سٹلمنٹ کمشنر (پالیسی) کی قیادت میں اس موضوع پر ساڑھے تین گھنٹے تک بحث و تمحیص جاری رہی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ رہائشی مکانوں کی تعریف۔ کسی دعویدار کے مرجانے کی صورت میں اس کے وارثوں کی طرف سے چارہ جوئی کے طریق کار اور غیر دعویدار مہاجرین اور مقامی اصحاب کے مسائل کے متعلق اس سکیم کی دفعات کے بارے میں کوئی شبہ یا ابہام باقی نہ رہ جائے۔